احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 27 دسمبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 27 دسمبر 2001ء 11 شوال 1422 ہجری۔27 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 293

قیصر روم کو دعوت اسلام

آنحضرت ﷺ نے قیصر روم کے نام جو خط لکھا اس میں بسم اللہ کے بعد فرمایا:

یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے شاہ روم ھرقل کے نام ہے۔ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلامتی ہو میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام قبول کرلو سلامتی پا جاؤ گے۔اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ پھیرا تو سارے اہل روم کا گناہ تیرے سر پر ہوگا۔اس کے بعد سورۃ آل عمران کی آیت 65 درج کی گئی تھی۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 6)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خداشناسی کی ضرورت

یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی اس لئے خداشناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔خدا تعالیٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی۔اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے یہ سنت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتدا میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے۔پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔اگر ایک شخص اپنے مکان کے کل دروازے بند کردے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا۔خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوگا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہئے۔

بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں۔نماز بھی پڑھی روزے بھی رکھے۔صدقہ خیرات بھی دیا مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں۔اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔اسی وجہ سے اکثر لوگ شکوک وشبہات میں رہتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی پتہ نہیں لگتا کہ ہے بھی کہ نہیں۔ایک پارچہ سلا ہوا ہو تو انسان جان لیتا ہے کہ اس کے سینے والا ضرور کوئی ہے۔ایک گھڑی ہے وقت دیتی ہے۔اگر جنگل میں بھی انسان کو مل جاوے تو وہ خیال کرے گا کہ اس کا بنانے والا ضرور ہے۔پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال کو دیکھو کہ اس نے کس کس قسم کی گھڑیاں بنا رکھی ہیں اور کیسے کیسے عجائبات قدرت ہیں ایک طرف تو اس کی ہستی کے عقلی دلائل ہیں۔ایک طرف نشانات ہیں۔وہ انسان کو منوا دیتے ہیں کہ ایک عظیم الشان قدرتوں والا خدا موجود ہے وہ پہلے اپنے برگزیدہ پر اپنا ارادہ ظاہر فرماتا ہے اور یہی بھاری شئے ہے جو انبیاء لاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 494)

تحریک جدید کے دفتر اول کے پانچ ہزار مجاہدین کی قربانیاں زندہ رکھیں

حضرت المصلح الموعود نے 26 نومبر 1941ء کو تحریک جدید کے دسویں سال کا جب کہ مجاہدین (چندہ دینے والوں) کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

”وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا وہ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پانچ ہزار سپاہی دئے جانے کی خبر دی گئی تھی اور واقعات بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں......... اس واقعہ (یعنی مجاہدین کی تعداد کا پانچ ہزار تک پہنچ جانا۔ناقل) نے نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کے مطابق (دین) کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد۔(۔) ازل سے تحریک جدید کے ساتھ وابستہ قرار دے دی گئی ہے۔ان پانچ ہزار سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں کیا انقلاب پیدا کریں گی یا آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہوں گے ان سب باتوں کو اللہ ہی جانتا ہے۔ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ اخلاص سے، محبت سے، انابت سے، اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ کی طرف سے پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے چلے جائیں“

ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ (دین حق) کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں۔ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں“۔

(خطبہ جمعہ 5 نومبر الفضل 2۔دسمبر 1982ء)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح

باقی صفحہ 7 پر

وقف جدید سے متعلق ایک مبارک رؤیا

حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 31-دسمبر 1993ء میں وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے وقف جدید کی ترقی اور کامیابی سے متعلق ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

یہ ایک عجیب اتفاق ہے یا اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے کہ ماریشس کی سرزمین سے میں نے وقف جدید کے اگلے سال کا اعلان کرنا تھا اور ماریشس کے ہی ایک مخلص نوجوان جو واقف زندگی ہیں یعنی عبدالغنی جہانگیر، ان کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں وقف جدید کے متعلق ہی کچھ دکھایا اور تقریباً مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے انہوں نے بڑے تعجب سے مجھے یہ رؤیا لکھا جو بہت معنی خیز ہے- وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک رؤیا دیکھا جس کا دل پر گہرا اثر ہے لیکن سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا مطلب ہے؟ میں نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ ایک میز کی طرح ہے جس کی ٹانگیں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں لیکن وقف جدید کی اور تحریک جدید کی دو ٹانگیں باقی ٹانگوں سے زیادہ تیز بڑھ رہی ہیں- یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے وقف جدید کی ٹانگ بہت ہی زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع ہوگئی- تحریک جدید کی ٹانگ نے پوری کوشش کی کہ ساتھ مقابلہ کرے لیکن نہ کر سکی تو اچانک میں نے دیکھا کہ تحریک جدید کی ٹانگ میں بولنے کی طاقت پیدا ہوئی اور اس نے کہا بس بس! اب میں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی- تم بڑھنا کم کر دو- ہلکا کر دو- وقف جدید کی ٹانگ نے جواب دیا یہ میرے بس کی بات نہیں ہے- میں اپنے اختیار سے نہیں بڑھ رہی- مجھے بڑھنا ہی بڑھنا ہے- اس کی تعبیر کچھ تو چندوں کی شکل میں نظر آ رہی ہے- جس تیز رفتاری کے ساتھ وقف جدید کے چندے گزشتہ کے مقابل پر بڑھ رہے ہیں اتنا تیز اضافہ تحریک جدید میں نہیں ہے- اس کے علاوہ برکت والی تعبیر کے متعلق امید رکھتا ہوں کہ وہ تعبیر پوری ہوگی اور وہ یہ ہے کہ وقف جدید کے عمل کا میدان ہندوستان بنگلہ دیش اور پاکستان ہیں- اس وقت یہ صورت ہے کہ تحریک جدید کے تابع جو دوسری جماعتیں ہیں وہ بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں- اس لئے مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ جہانگیر صاحب کی یہ خواب ان معنوں میں پوری ہو کہ اچانک دیکھتے دیکھتے بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان کی جماعتیں اس تیزی سے آگے بڑھنے لگیں کہ باہر کی جماعتوں سے آگے نکلنے لگیں اور وہ احتجاجاً کہیں کہ تم کچھ بڑھنا کم کر دو اور وہ یہ جواب دیں کہ ہمارے بس کی بات نہیں- یہ ہمارے رب کی تقدیر ہے جسے ہم بدل نہیں سکتیں اور خدا کرے کہ میری یہ تعبیر سچی نکلے اور اس کو سچا ثابت کر دکھلانے میں ان جماعتوں کو جو محنت کرنی ہے- جو دعا کرنی ہے- جس اخلاص سے خدمت کرنی ہے- ہم سب مل کر ان کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق بخشے اور واقعۃً یہ نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کیونکہ حضرت مسیح موعود کا آغاز اس ملک سے ہوا جو آج ان تین ملکوں میں بٹا ہوا ہے- یعنی بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان- اور جہاں سے آغاز ہوا اس علاقے کا پیچھے رہ جانا ایک رنگ میں تکلیف کا موجب ہے- یہ درست ہے کہ وہاں مخالفت بھی غیر معمولی طور پر زیادہ ہوئی ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی تقدیر فیصلہ فرمالے تو مخالفت کی کوکھ سے تائید کے ایسے دریا بہہ نکلتے ہیں اور اس قدر قوت سے وہ چشمے پھوٹتے ہیں کہ پھر دنیا کی مخالفانہ طاقتوں کی کچھ پیش نہیں جاتی- پس یہ جو آواز عبدالغنی جہانگیر کو سنائی دی گئی ہے کہ وقف جدید کی تحریک کہتی ہے کہ میرا بس کوئی نہیں- چاہوں بھی تو رک نہیں سکتی- اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا فضل ہے جو مجھے بڑھاتے ہوئے آگے لے جا رہا ہے- اس لئے اس معاملہ میں میرا کوئی اختیار نہیں- خدا کرے کہ جن معنوں میں میں نے اس کی تعبیر سوچی ہے اللہ انہی معنوں میں ہماری توقعات سے بڑھ کر اس کی تعبیر کو پورا فرمائے-

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31/ دسمبر 1993ء)

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

عقل اور الہام

غرناطہ (سپین) کے مشہور محل الحمراء کے احاطہ میں واقعہ ہوٹل میں حضرت صاحب کی تشریف آوری کے موقعہ پر بہت سے اخبار نویس۔ اہل علم اور دانشور تشریف لائے اور دیر تک سوال جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ اس کے بعد انفرادی طور پر مہمانوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ ایک دانشور خاتون دوران گفتگو مصر تھیں کہ انسانیت کو رہ نمائی کیلئے الہام کی قطعاً ضرورت نہیں۔ عرض کیا پھر انسان کہاں سے رہ نمائی حاصل کرے کہنے لگیں عقل رہ نمائی کے لئے کافی ہے عرض کیا میری عقل کچھ اور کہتی ہے آپ کی عقل کچھ اور کہتی ہے فیصلہ کس طرح ہوگا کہنے لگیں اکثریت کی عقل فیصلہ کرے گی۔

عرض کیا نازی جرمنی کی غالب اکثریت ہٹلر کے زمانہ حکومت میں اس بات کو درست سمجھتی تھی کہ یہود کو مار دو ہلاک کر دو۔ گیس چیمبرز میں ڈال دو بے ساختہ کہنے لگیں نہیں نہیں یہ تو درست نہیں عرض کیا ساؤتھ افریقہ کی سفید فام نسل کی غالب اکثریت عرصہ دراز تک سیاہ فام باشندوں کو ثانوی درجہ کے انسان سمجھتی رہی اور اس نظریہ کو دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ اس نظریہ سے بھی ان کو انکار تھا۔ معلوم ہوا کہ اکثریت کی عقل بھی انسانیت سوز عقائد وخیالات کی حامل ہو سکتی ہے۔ دنیا کے ایک اہم ملک کی غالب اکثریت صدیوں تک اس بات کی قائل رہی کہ شودر اگر رہ چلتے وید کے منتر سن لے تو اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے۔ قدیم یونان جو بڑے بڑے علوم اور فلسفوں کا گہوارہ تھا کی غالب اکثریت یونانیوں کی دیگر اقوام پر فضیلت کے خیال میں اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ یہ خیال مسلمہ تھا کہ دوسری اقوام چونکہ یونانیوں کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں لہٰذا یونانیوں کو دوسری اقوام کے افراد کو غلام بنانے کی اجازت ہے کوئی یونانی غلام نہیں ہونا چاہئے۔

ابھی چند سال قبل روس کی غالب اکثریت کی عقل سے آج کی روس کی غالب اکثریت بالکل مختلف سوچ رکھتی ہے۔

انسانیت اپنی عقل کو کامل رہ نما قرار دے کر ہزاروں سال سے ٹھوکریں کھا رہی ہے اور زمانہ گواہی دے رہا ہے کہ انسانیت گھاٹے میں ہے" اگر خدا ہے اور یقیناً ہے تو عقل انسانی اس کی طرف سے رہ نمائی کی محتاج ہے۔

حضرت عمرؓ کی زبان پر حق جاری ہوتا تھا

حضرت عمرؓ وہ وجود ہیں جن کی زبان پر حق جاری ہوتا تھا- اور جن کی رائے صائب ہونے میں عظیم شان رکھتی ہے- اور جن کی رائے کئی مقام میں قرآن کے موافق ہوئی اور اس کے ساتھ وہ ملہم اور محدثین میں سے ہیں-

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن جلد 7 ص 246)

آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے انوار دیئے گئے اور آپ محدث ہو گئے اور خدائے رحمان نے آپ سے ایک برگزیدہ انسان کی طرح کلام کیا- آپ کے اخلاق حمیدہ سے دفتر کے دفتر پر ہیں- آپ کے فضائل بدر انور سے زیادہ روشن ہیں- پس کیا ہی اچھا ہے آپ کا وجود- اور کیا ہی اچھی آپ کی کوشش- آپ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین خَود تھے-

(سر الخلافہ)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

عرفانِ حدیث

نمبر 94

مرتبہ: عبدالسمیع خان

رسول اللہ کا خطبہ عید

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوا۔ آپ نے کسی اذان اور اقامت کے بغیر پہلے نماز پڑھائی پھر بلال کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے اور اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کی اور اپنی اطاعت کی ترغیب دی پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(صحیح مسلم کتاب العیدین)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں روایت ہے جو حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ عید کی نماز کے دن حاضر ہوا۔ آپؐ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی (جیسا کہ ہم ہمیشہ اسی سنت کے مطابق خطبہ سے پہلے نماز پڑھاتے ہیں) جس سے پہلے نہ تو اذان دی گئی اور نہ ہی اقامت کہی گئی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ بلالؓ کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آخری ایام کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ جب جنگ احد کے بعد زخمی ہونے کی وجہ سے یا یہود ن کے زہر دینے کی وجہ سے کمزور ہوئے ہیں تو تب آپ نے سہارا لینا شروع کیا ورنہ کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی۔ تو بلال کے سہارے سے آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔

تقویٰ کی تعلیم دی یہی سب سے بڑی عید ہے۔ عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقویٰ ہے۔ پس اگر عید تقویٰ سے منائی جائے تو خواہ اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہو وہی عید پر رونق ہے (۔) پس عید کے دن تقویٰ کا ذکر فرمانا بتاتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں میں رونق اور بہار تب پیدا ہو گی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اس کی شعاعیں ان کپڑوں کو منور کر رہی ہوں گی۔ تو آپ نے تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔ فرمایا میری اطاعت ہی میں ساری زندگی ہے۔ تقویٰ کے مضمون کا ایک دوسرا رنگ یہ ہے کہ تقویٰ سچا ہو ہی نہیں سکتا اگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہ ہو تو تقویٰ تو ایک اندر کا معاملہ ہے۔ تقویٰ کے آثار باہر کیسے دکھائی دیتے ہیں وہ اطاعت کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔

پس تقویٰ بذات خود ایک لباس نہیں ہے مگر اس کا لباس اطاعت ہے جو اطاعت کے رنگ میں ابھرتا ہے اور دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس لئے سمجھنا ضروری ہے ورنہ تو کہہ دیتے ہیں کہ تقویٰ ہے۔ اندر ہو گا مگر وہ لباس کیسے ہو گا اگر دکھائی نہ دے۔ لباس تو وہ چیز ہے جو بدن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور بیرونی آنکھ کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ پس اندر کا تقویٰ، جو بدن اس لباس کے اندر ہے وہ تو لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا، ہاں لباس دکھائی دیتا ہے۔ وہ لباس کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ میری اطاعت ہے تو میری اطاعت کرو گے تو دنیا کو تمہارا تقویٰ دکھائی دے گا۔ پھر مختصر نصیحت فرمائی جس کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہوئی۔ مگر یہ بنیادی مرکزی باتیں ہیں جو اس روایت نے محفوظ کی ہیں۔

پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور جو عورتوں کو نصیحت فرمائی اس میں کچھ نسبتاً زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ "صدقہ دیا کرو۔ ورنہ تم اکثر جہنم کا ایندھن بننے والی ہو" یہ جو اکثر کا لفظ ہے یہ بہت ہی ڈرانے والا ہے۔ تو عورتوں کو جب یہ کہا کہ تم صدقہ دیا کرو ورنہ اکثر تم جہنم کا ایندھن بننے والی ہو تو اس پر ایک سرخی مائل سیاہ رنگ خاتون اٹھیں جو ان میں سے بلند رتبہ معلوم ہوتی تھیں۔ یعنی کسی ایسے قبیلہ سے آئی تھیں جن کا رنگ سیاہی مائل تھا اور اس میں سرخی بھی جھلکتی تھی تو وہ اٹھیں اور سرداری کے آثار ان سے ظاہر تھے۔ انہوں نے عرض کیا "کیوں یا رسولؐ اللہ! ہم کیوں جہنم کا ایندھن بنائی جائیں گی؟" فرمایا "اس لئے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔"

یہ جو ہے شکوے شکایت کرنا، ایک تو پیار اور محبت سے شکوے تو ہوتے ہی ہیں اس لئے شکوے تو جہنم میں نہیں لے جاتے مگر ایک ایسی عادت ہے جو بدقسمتی سے خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عمر بھر ان سے پیار کا سلوک کیا جائے اگر کسی جگہ بے احتیاطی ہو جائے تو بعض دفعہ کہتی ہیں کہ ساری عمر تمہارے سے ہم نے سکھ دیکھا ہی نہیں۔ تم تو ہو ہی ایسے۔ عمر بھر تم نے ہمیں تنگی میں ہی رکھا ہے۔ یہ جو فقرہ ہے یہ عام ہے اور مردوں میں یہ بہت کم دکھائی دے گا۔ عورتوں کی نزاکت جو طبیعت کی ہے اس میں یہ کمزوری داخل ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ بہت درست فرما رہے ہیں مگر محض یہ بات جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور بات بھی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں (۔) جس نے بندوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس غور کی بات ہے یہ تو نہیں کہ گھر میں عورتوں نے شکوے کئے تو سیدھی جہنم میں چلی جائیں۔ مراد یہ ہے کہ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی دوسری نصائح کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو بات خوب کھل جاتی ہے کہ انسانوں کی ناشکری ایک بہت ہی بری عادت اور ایک ایسی عادت ہے جو خدا کی ناشکری تک پہنچا دیتی ہے اور جو خدا کی ناشکری ہو اس کے لئے تو جہنم ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے یہ بیان فرما کر جو اس کا حل بتایا وہ بھی اسی مضمون کو خوب کھول رہا ہے، مزید روشن کر رہا ہے۔ فرمایا صدقہ دو۔ خدا کے نام پر جب انسان قربانی پیش کرتا ہے تو اس کے تشکر کا بہترین اظہار ہے۔ یہ نہیں فرمایا خاوندوں کو کچھ دو۔ صاف کھل گیا کہ محض خاوند کی ناشکری پیش نظر نہیں تھی۔ اگر خاوند کی ناشکری ہی پیش نظر ہوتی اور وہی وجہ بنتی جہنم میں پہنچانے کی تو آنحضرت ﷺ یہ فرماتے کہ ان کے حق مہر معاف کر دو، ان کو کچھ اور عطا کرو۔ یہ ذکر ہی کوئی نہیں۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دو۔ کہتے ہیں جب آپؐ نے یہ فرمایا تو خواتین نے اپنے زیورات، کانٹے، بالیاں، انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کی چادر پر پھینکنی شروع کیں جو بلال نے اس وقت پھیلا دی تھی اور کثرت سے زیور ڈالے۔ احمدی خواتین کے لئے میں اس لئے بیان نہیں کر رہا کہ وہ یہ کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں احمدی خواتین ہی ہیں جنہوں نے ان یادوں کو آج دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ دنیا بھر میں کہیں احمدی خواتین کی کوئی مثال دکھائی نہیں دے گی۔ آپ مشرق و مغرب کو چھان ماریں، چندے دینے والی خواتین بھی ملیں گی مگر

وہ نظارے جو رسول اللہ ﷺ کی عید کے نظارے ہیں یہ آج دنیا میں کسی نے پیش کئے ہیں تو احمدی خواتین نے پیش کئے ہیں۔ بارہا ایسا ہو چکا ہے اور کئی جو ایک دفعہ سب کچھ دے کر پھر زیور بناتی ہیں پھر جب خدا تعالیٰ کے نام پر کوئی تحریک کی جاتی ہے پھر وہ لٹا دیتی ہیں۔ تو اس لئے میں آپ کو ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ آپ کو خوشخبری دینے کے لئے یہ بات سنا رہا ہوں کہ اللہ کرے آپ کے جذبے ہمیشہ زندہ رہیں اور آپ تقویٰ کے زیور سے آراستہ رہیں۔

اور جہاں آپ خدا کی راہ میں اظہار تشکر کے طور پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے زیور دیتی ہیں وہاں یاد رکھیں کہ آنحضرت ﷺ کی پہلی بات بھی آپ کے حق میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو' تقویٰ ہی زیور ہے' تقویٰ ہی حقیقی رونق ہے۔ جو ہاتھ اللہ کی خاطر خالی ہوئے ہوں وہ خدا کی نظر میں تو بہت سج جاتے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کی خاطر جو بھوکا رہتا ہے' مونہہ بند رکھتا ہے اس کی بو بھی اللہ کو پیاری لگتی ہے۔ تو وہ ہاتھ خدا کی نظر میں بہت ہی خوبصورت اور پر رونق دکھائی دیتے ہیں جو خدا کی خاطر خالی ہوں۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ عورتیں ہمیشہ زیور سے خالی ہو جائیں کیونکہ زیور عورت کا ایک حصہ قرار دیا گیا اور قرآن کریم نے زیور اور عورت کے مضمون کو اکٹھا باندھا ہے۔ "حلیہ" میں پلنے والی چیز ہے۔ اس لئے ہرگز یہ مراد نہیں کہ زیور چھوڑ ہی بیٹھو' کچھ اپنے لئے نہ بناؤ' کچھ اپنے لئے نہ رکھو۔ مراد یہ ہے کہ جب بھی توفیق ملے تو اس زیور میں سے خدا کے نام پر کچھ نکالا کرو۔ اور کچھ نہیں تو ایک یہ بھی صدقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اپنی غریب بہنوں کو' غریب بچیوں کو ان کی شادی کے موقع پر اگر زیور میں سے کچھ مستقل نہیں دے سکتیں تو عاریتاً دے دیا کرو۔ اور کچھ دیر وہ بھی پہن لیں' کچھ دیر ان کی زیور کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔ یہ جو کچھ دینا ہے۔ یہ دراصل حقیقت میں زندگی بھر کی خوشی دینے والی بات ہے کیونکہ عورتیں بھی کہاں زیور ہر روز پہنے پھرتی ہیں۔ ایک آدھ چوڑی لے لی' ایک آدھ بندہ پہن لیا' چند گنتی کے ایسے زیور ہیں جنہیں وہ روزمرہ استعمال کرتی ہیں۔ اور آجکل تو مصنوعی زیور بھی ایسے بن گئے ہیں کہ کوئی پوچھنے والی پوچھے تو پتہ چلے گا کہ اصلی ہیں کہ مصنوعی۔ ورنہ غریبانہ پہنچ میں بھی سجاوٹ کی روزمرہ کی چیزیں آچکی ہیں تو مراد یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی کو شادی کے موقع پر کسی اچھے موقع پر اپنا زیور دے دے خواہ عارضی دے تو چند موقعے جو زندگی کے ہوتے ہیں جس میں امیر بھی پہنتی ہیں ان میں غریب بھی پہن لیں گی اور وہ بھی اس خوشی میں ساتھ شامل ہو جائیں گی۔ تو اس کے لئے دراصل یہ عارضی خوشی بھی ایک دائمی خوشی کا رنگ رکھتی ہے۔ ایسے موقعوں پر ہی تو ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے موقع محل کی مناسبت سے عارضی طور پر عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنا کچھ دے دیا کرو۔ خواہ بعد میں واپس لے لو۔ وہاں حدیث میں خواہ بعد میں واپس لینے کا لفظ تو نہیں ہے لیکن انداز یہ ہے کہ جیسے وقتی طور پر تمہاری بہن کو ضرورت پڑی ہے تو کچھ اس کی ضرورت بھی پوری کر دیا کرو۔ تو فرمایا کہ تم شکوے بہت کرتی ہو اور شکوے کا حل کیا بتایا' اس مصیبت سے نکلنے کا حل۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دیا کرو۔ یہی روایت سنن نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی ہے اور باب قیام الامام فی الخطبة میں بھی یہی روایت درج ہے۔

ایک اور حضور اکرم ﷺ کا عید منانے کا طریق صحیح بخاری کتاب العیدین میں یوں بیان ہوا ہے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں نصائح فرماتے' اچھے کاموں کا حکم دیتے اور دیگر اوامر سے مطلع فرماتے۔ اگر آپ کوئی لشکر بھجوانا چاہتے تو اسے بھجوانے کا اعلان فرماتے۔ یعنی عید والے دن میں چونکہ کثرت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ اب اس مہم پر اسلام کا ایک لشکر جانے والا ہے جو شامل ہونا چاہتا ہے شامل ہو اور جو آنحضرت ﷺ احکامات دیا کرتے تھے عموماً اس موقع پر ان کی دوبارہ تاکید فرمایا کرتے تھے اور اس کے بعد پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔

پس ایک جگہ خواتین کے پاس جانے کا ذکر ہے عید کے بعد۔ دوسری جگہ یہ ہے واپس تشریف لے جاتے۔ مختلف لوگوں نے مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور عید چونکہ اس زمانے میں بھی' اب بھی بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور کثرت سے لوگ آتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر چیز پوری دیکھ لے۔ جو قریب ہے وہ زیادہ دیکھ لیتا ہے جو دور ہے وہ نسبتاً کم دیکھتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 19 دسمبر 2000ء)

محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

دسمبر کا آخری ہفتہ

جلسہ سالانہ کی سہانی یادیں

دسمبر کا آخری ہفتہ جماعت احمدیہ کے لئے ایک عرصہ دراز تک نئی شان، نئی آن بان لے کر آتا رہا۔ نگاہیں منتظر رہیں۔ مسرت وشادمانی سے دل دھڑکے، رخت سفر باندھے گئے۔ اور پھر سب جلسہ سالانہ کی رونقوں میں کھو گئے۔ ہجوم خلق نے زمین ربوہ کو ایک نئی بہار دی۔ کڑاکے کی سردی میں بہار۔ جگہ کپڑے کے خیموں میں ملی یا مہمان خانوں میں۔ مگر نہ سردی کی شکایت نہ زمین پر سونے کا گلہ۔ ہر فرد شاداں وفرحاں کیونکہ وہ آیا ہے ایک روحانی اجتماع میں شمولیت کے لئے، جہاں علم کے خزانے بانٹے جائینگے۔ جہاں اللہ اور رسولؐ کا نام بلند ہوگا۔ جہاں اللہ کے ذکر سے قلوب کو اطمینان ملے گا۔ جہاں ایک روحانی کیف وسرور کی کیفیت ملے گی۔ جہاں کئی ایک کی تالیف قلوب ہوگی۔ جہاں صحبت صالحین میسر آئے گی۔ جہاں ایک روحانی راہنما کا دیدار ہی نہیں بلکہ اس کی دست بوسی کی اجازت بھی ملے گی۔ خزانے لٹائے جائیں گے۔ لوگ جھولیاں بھریں گے۔ ایک عجیب روحانی کیفیت میں سے گزرتے ہوئے۔ ازدیاد ایمان قلب کے ساتھ پھر اپنی اپنی منزل کو روانہ ہو جائیں گے۔

مگر آج ایسی واردات قلبی کا سامان کرنا قابل تعزیر گردانا گیا۔ آج روحانیت کی بات کرنے سے منع کر دیا گیا۔ آج علم سے استفادہ کرنا ایک غیر معقول بات جانی گئی۔ اس لئے ہم آج یادوں کا سہارا لے سکتے ہیں۔ بیتی ہوئی خوبصورت بہاروں کی یاد ہی منا سکتے ہیں۔ مگر مبادا ان یادوں میں کھو کر قلم سے کوئی ایسا حرف ادا ہو جائے۔ جو گردن زدنی قرار دیا جائے، یہ خاکسار جلسہ سالانہ 1981ء کی ایک رپورٹ، بغیر کسی تحریف واضافہ کے، جنگ لاہور کے الفاظ میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہے۔

جنگ لاہور نے اپنی 28 دسمبر 1981ء کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی خبر یوں تحریر کی:۔

''مغربی دنیا کو علمی میدان میں بھی شکست دی جائے: مرزا ناصر احمد''

ربوہ۔ 27 دسمبر (پ ر) مغربی دنیا علمی میدان میں بہت آگے نکل چکی ہے۔ (دین) کی برتری اور بالادستی ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم مغربی دنیا کو علمی میدان میں بھی شکست دیں۔ اور قرآنی تعلیمات کے نور سے منور کر کے ان کی زندگی کے مشکل مسائل کو حل کریں۔ ان خیالات کا اظہار آج جماعت احمدیہ کے رہنما مرزا ناصر احمد نے اپنی تقریر میں کیا۔ وہ

باقی صفحہ 6 پر

محترم منظور صادق صاحب

شوق صاحب......ایک مرد قلندر

پستہ قد، سر پہ لمبے لمبے بال اور ان پر جناح کیپ چہرے پر لمبی اور گھری داڑھی شلوار قمیض اور کبھی کبھار سوٹ بوٹ اور نکٹائی پہنے۔ یہ مختصر سا حلیہ تھا شوق صاحب کا جنہیں دیکھ کر کوئی یہ گمان بھی نہ کر سکتا تھا کہ یہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، ملک کا ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار صحافی ہے یہ تو دراصل ''گدڑی میں لعل'' تھا۔ جو موت کے بے رحم ہاتھوں نے ہم سے چھین لیا۔ برادرم شوق صاحب کی اس اچانک جدائی سے میرے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ آج رات خلاف معمول گھبراہٹ کے عالم میں کوئی سوا دو بجے اچانک میری آنکھ کھلی تو دل و دماغ پر شوق صاحب طاری تھے۔ پھر ہزاروں جتن کئے مگر نیند نے آنا تھا نہ آئی اور یوں سحر آ گئی۔ اس دوران شوق صاحب کے ساتھ گزرے ہوئے ایام، ان کی زندگی کے حالات و واقعات اور ان کی خوبصورت باتیں ایک ایک کر کے یاد آتی گئیں اور ان کا سارا ماضی ایک مووی کی طرح نظروں کے سامنے سے گزرتا گیا۔ ذیل کے مضمون میں ان کے انہی حالات و واقعات اور ان کی باتوں کو الفاظ کے لبادے میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

جانے والے کبھی نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے

برادرم شوق صاحب پنجاب یونیورسٹی سے جرنلزم میں ایم اے کرنے کے بعد صحافت کے شعبہ سے وابستہ ہو گئے۔ اس عاجز کے ساتھ ان کی رفاقت 1980-90ء کے عشرے کے ابتدائی برسوں میں اس وقت شروع ہوئی جب آپ ملک کے آج کے ممتاز کالم نویس نذیر ناجی صاحب کے اخبار ''حیات'' کو چھوڑ کر راولپنڈی سے شائع ہونے والے قدیمی اخبار ''تعمیر'' میں آ گئے۔ جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء کا زمانہ تھا۔ پیپلز پارٹی کا ترجمان اخبار ''مساوات'' حکومت نے بند کر دیا تھا اور ''تعمیر'' پیپلز پارٹی کے ترجمان کا کردار ادا کر رہا تھا اور پارٹی دامے درمے اور سخنے اس کی سرپرستی کر رہی تھی۔ پارٹی کے ترجمان اخبار کی حیثیت سے ''تعمیر'' ملک کے بڑے بڑے قومی اخبارات میں اس وقت سرفہرست تھا۔ میں اخبار کا چیف نیوز ایڈیٹر تھا اور برادرم شوق صاحب چیف رپورٹر۔ آپ کی رپورٹنگ بڑی معیاری اور ثقہ بند ہوتی تھی جو خبر فائل کرتے کسی جانب سے اس کی تردید کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ نیوز ڈیسک کو رپورٹروں کی ''بدخطی'' کی اکثر شکایت رہتی ہے مگر شوق صاحب کا خط اتنا صاف اور خوشخط ہوتا کہ ہم آنکھیں بند کر کے ان کی خبر کو کسی کانٹ چھانٹ اور قطع و برید کے بغیر کتابت کیلئے دے دیتے۔

انہیں ایام میں سپریم کورٹ میں بھٹو صاحب کی اپیل کی سماعت ہو رہی تھی جو انہوں نے لاہور ہائی کورٹ سے ملنے والی سزائے موت کے خلاف دائر کر رکھی تھی۔ گیارہ ججوں پر مشتمل فل بینچ اپیل کی سماعت کر رہا تھا اور یحییٰ بختیار صاحب جو بھٹو حکومت میں اٹارنی جنرل رہے۔ وکلاء صفائی کی ٹیم کے سربراہ تھے۔ شوق صاحب تو یحییٰ بختیار صاحب کے گویا دست راست تھے روزانہ کی عدالتی کارروائی کے بارے میں یحییٰ بختیار صاحب پریس کو بالخصوص اردو پریس کو جو بریفنگ دیتے وہ ہمیشہ برادرم شوق صاحب کی وساطت اور ان کی معاونت سے ہی دی جاتی۔ اور جس روز شوق صاحب موجود نہ ہوتے یحییٰ بختیار صاحب کو رپورٹرز کو بریف کرنے میں بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا۔ اور یہ نوبت شاید ایک آدھ بار ہی آئی۔ میں روزانہ دیگر تمام بڑے اور چھوٹے اخبارات کے عدالتی رپورٹرز کو شوق صاب کی فائل کردہ عدالتی خبریں نقل کرتے دیکھتا۔ بڑی طویل عدالتی رپورٹنگ ہوتی مگر کیا مجال آپ کے ماتھے پر کبھی بل آتا اور خبر بھی اتنی جامع اور مربوط ہوتی کہ کہیں سے کاٹنے کی جرأت ہی نہ پڑتی۔ یہ انہی ایام کی بات ہے کہ ایک رات ہم نے چیف جسٹس صاحب سے ٹیلی فون پر ان کی ایک آبزرویشن کے بارے میں وضاحت مانگی آپ نے جو جواب دیا وہ ہم نے ''انورٹڈ کاماز'' میں من وعن چھاپ دیا۔ ان باتوں کا شائع کرنا شاید چیف جسٹس صاحب کو ناگوار گزرا چنانچہ اگلے روز عدالتی کارروائی شروع ہوتے ہی آپ نے کمرہ عدالت میں سب سے پہلے پوچھا

"Who is the man from Daily Tameer"

اس پر شوق صاحب کھڑے ہو گئے اور کسی بحث میں پڑے بغیر عدالت سے غیر مشروط معافی مانگنے میں ہی عافیت سمجھی اور یوں معاملہ ختم ہو گیا

برادرم شوق صاحب تعمیر سے علیحدگی کے بعد جماعت کے لئے وقف ہو گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو الفضل میں کیا لگا دیا کہ گویا نگینہ میں ہیرا جڑ دیا۔ آپ واقعی اس کام کے اہل تھے اور پھر زندگی کے آخر دم تک الفضل کے ہی ہو کر رہ گئے۔

شوق صاحب ایک درویش صفت اور فقیر منش نوجوان تھے۔ کام کے دوران کچھ کھانے کو مل گیا تو کھا لیا ورنہ صبح سے شام ہو جاتی اور بارہا میں نے انہیں بھوکے پیاسے ہی کام کرتے دیکھا۔ کوئی سواری ملی تو بہتر ورنہ پیدل ہی منزل کی طرف رواں دواں۔ ایک مخلص احمدی خاندان کا فرد ہونے کے ناطے جماعت کی خدمت کا جذبہ آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔ جب دیکھا آپ کو کسی نہ کسی جماعتی کام میں ہی مصروف دیکھا۔ راولپنڈی سے چونکہ تعلق تھا اسلئے جب تشریف لاتے ملاقات ضرور ہوتی۔

میری آخری ملاقات ان سے چندہ ماہ قبل ربوہ میں ان کے گھر پر ہوئی بے تکلفی سے باتیں ہوئیں اور اس وقت یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ میرا یہ عزیز دوست اور بھائی اس قدر جلد ہم سے جدا ہو جائے گا۔ کینسر کے موذی مرض نے انہیں اندر سے شاید کھوکھلا کر دیا تھا۔ مگر زبان پر کوئی حرف شکایت نہ تھا۔ راولپنڈی میں احمدیت کی تاریخ مرتب کرنے کے سلسلہ میں جو کمیٹی بنائی گئی ہے خاکسار کی تجویز پر مکرم شوق صاحب کو بھی اس کمیٹی کا ایک رکن بنایا گیا تھا۔ مگر افسوس کہ بیماری نے انہیں کام کرنے کی مہلت نہ دی تاہم جب ملتے تو کوئی نہ کوئی مفید مشورہ ضرور دیتے۔ انسان کس قدر بے بس اور زندگی کتنی ناپائیدار اور غیر یقینی ہے شوق صاحب کی وفات نے اس ابدی حقیقت کو ایک بار پھر واضح کر دیا ہے۔ شیخ سعدی نے بالکل صحیح کہا

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

اللہ تعالیٰ مغفرت کرے میرے اس بھائی کی۔ اور ان کی بیوہ چھوٹے چھوٹے بچوں اور بہن بھائیوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یار باوفا

ہر پل تھا وقفِ خدمتِ تحریر کے لئے
الفضل کا سنگھار تھا یوسف سہیل شوق

ہر ایک کا ندیم تھا وہ یارِ باوفا
یاروں کے دل کا پیار تھا یوسف سہیل شوق

اس کا خلوص سردیوں کی ایک دھوپ تھا
اک موجۂ بہار تھا یوسف سہیل شوق

گفتار میں مٹھاس تھی کردار خوش خصال
ہمدرد نیکوکار تھا یوسف سہیل شوق

ہر آنکھ اشکبار ہے ہر دل ہے غمزدہ
محفل میں نوبہار تھا یوسف سہیل شوق

اعظم نوید

کانگو

مغربی وسطی افریقہ کی ایک عوامی جمہوریہ

مغربی وسطی افریقہ کی ایک عوامی جمہوریہ رقبہ 132047 مربع میل یا 343,000 مربع کلومیٹر آبادی 20,00,000 دارالحکومت برازاول (Brazzaville) پوائنٹے نائرے (Pointe-Noire) دوسرا بڑا شہر ہے۔ زبان، فرانسیسی (سرکاری) لنگالا اور کیاکانگو (Kikongo) مقامی زبانیں ہیں۔ مذہب مظاہر پرست 48 فیصد، رومن کیتھلک 47 فیصد اور اسلام 5 فیصد ہے، سکہ فرانک محل وقوع: اس کے مشرق میں گیبون اور کیمرون ،شمال میں وسطی افریقہ واقع ہیں۔ کانگو (زائرے) اور ابانگی دریا اس کی مشرقی سرحد بناتے ہیں۔ میومبے پہاڑی سلسلہ ہے۔

ملک کا بیشتر علاقہ نشیبی ہے۔ تقریباً آدھے رقبے پر جنگلات ہیں جہاں سے عمارتی لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ قومی آمدنی کا بیشتر حصہ زراعت، جنگلات اور ماہی گیری سے حاصل ہوتا ہے۔ کیلا، کساوا، کافی، تمباکو، چاول، مونگ پھلی، غلہ، جوار، آلو اہم زرعی پیداوار اور سیمنٹ، چینی، پارچہ بافی، پام آئل، صابن، غذاؤں کو ڈبانا اہم صنعتی پیداوار اور لوہا، پیٹرول اور پوٹاش معدنی پیداوار ہیں۔ تھوڑی مقدار میں سونا اور سیسہ بھی ملتا ہے۔

1482ء میں پرتگیزوں نے دریائے کانگو کا منبع دریافت کیا اور 1600ء میں فرانسیسی تاجروں نے ہاتھی دانت اور غلاموں کی تجارت کا سلسلہ شروع کیا 1785ء تک ہر سال تقریباً ایک سو فرانسیسی جہاز اس کی سیاحت کو آنے لگے۔ 1785ء تک ہر سال تقریباً ایک سو فرانسیسی جہاز اس کی سیاحت کو آنے لگے۔ 1870ء میں اندرونی دریافتیں ہوئی۔ 1885ء میں برلن کانگرس نے علاقے پر فرانسیسی دعویٰ کو تسلیم کرلیا۔ ابتداء میں اس کا نام فرانسیسی کانگو پڑا بعد میں وسطی کانگو کے نام سے مشہور ہوا۔

1910ء میں وسطی کانگو، گیبون اور ابانگی شری کو باہم مدغم کر کے اسے فرانسیسی استوائی افریقہ کا نام دیا گیا۔ 1956ء تک وسطی کانگو نے داخلی خودمختاری حاصل کرلی اور 1958ء میں عوام نے اسے کانگو جمہوریہ بنانے کے حق میں ووٹ ڈالے۔ 10۔ اگست 1960ء کو کانگو کو مکمل خودمختاری مل گئی۔ فلبرٹ یولو (Filbert Youlou) پہلے صدر منتخب ہوئے۔ انہیں تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت حاصل تھی۔ 13-15 اگست 1963ء کو ایک انقلاب کے ذریعے انہیں معزول کردیا گیا۔

دسمبر 1963ء میں ایک نیا آئین نافذ ہوا جس کے تحت الفانسے میسمبادی بات (Massambadebat) کو پانچ سال کے لئے صدر منتخب کرلیا گیا۔

3 اگست 1968ء کو جب کہ صدر میسمبادی نے قومی اسمبلی کو چار روز قبل معطل کردیا تھا میجر میرین انگوبی (Ngouabi) نے اقتدار پر قبضہ کرلیا اور یکم جنوری 1969ء کو ملک کا صدر ہونے کا اعلان کیا۔ انگوبی نے 3 جنوری 1970ء کو ملک کو نیا آئین دیا اور ملک کو مارکسی حکومت قرار دیا۔ نیز ملک کا نام پیپلز ری پبلک آف کانگو رکھا۔ 1972ء میں ساحلی علاقے سے تیل کی دریافت نے ملکی معیشت کو بہتر بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ 18 مارچ 1977ء کو صدر انگوبی کو قتل کردیا گیا۔ 25 مارچ 1977ء کو فوج نے سابق صدر میسمبادی بات کو غداری اور سازش کے الزام میں قتل کر دیا۔ فوجی جنتا نے 13 اپریل 1977ء کو کرنل یوآکم یومبی اپانگو (Yhombi Opan go) کو صدر بنا دیا۔ دو دن بعد یوآکم یومبی نے قومی اسمبلی کو منسوخ کر کے تمام اختیارات فوج کو سونپ دیئے۔ 7 جون 1977ء کو بارہ سال کے بعد امریکا اور کانگو کے سفارتی تعلقات بحال ہوگئے۔ 8 فروری 1979ء کو فوجی جنتا نے کرنل ڈینس سیلسو انگسو کو صدر قرار دے دیا۔ 1980ء میں کانگو کو تیل کی پیداوار سے خاصی آمدنی ہوئی۔ 1982ء تا 1986ء پنجسالہ منصوبے میں کانگو میں اہم صنعتوں پر بڑی توجہ دی گئی۔ 1979ء سے یہاں سوشلسٹ طرز کا نظام حکومت رائج ہے۔

1982ء تا 1986ء کے پنجسالہ منصوبے کے تحت ملک میں 1069 بلین ڈالر خرچ کئے گئے اور اس دوران ملک میں سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا اور بڑے بڑے صنعتی ادارے قائم کئے گئے۔

اگست 1984ء میں ایڈورڈ پنگوئی نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا۔ 10 دسمبر 1986ء کو صدر نے کابینہ تبدیل کردی۔

اگست 1986ء میں سابق وزیر تعلیم جنہیں بم کے حملوں میں رہنمائی کرنے کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ پھانسی دے دی گئی۔

۔ 25 نومبر 1986ء کو ایران اور کانگو کے سفارتی تعلقات بحال ہوگئے۔ جنوری 1987ء میں کانگو اور زائرے کے مابین سرحدی جھڑپیں ہوئیں جن میں متعدد افراد مارے گئے۔ یہ جھڑپیں منڈولی کے علاقے میں ہوئیں۔ یہ جھڑپیں اس معاہدے کے چار ماہ بعد ہوئیں جن میں دونوں ملکوں نے سرحدوں پر امن قائم کرنے کا عہد کیا تھا۔

اکتوبر 1986ء اور پھر اپریل 1987ء میں کانگو کے صدر نے امریکا، چین اور یورپ کے دورے کئے ان ممالک کے لئے گزشتہ بیس سال میں یہ کانگو کے کسی صدر کا پہلا دورہ تھا۔

ستمبر 1986ء میں عالمی بنک نے کانگو کی معیشت کو مستحکم کرنے کے لئے چالیس لاکھ ڈالر کا قرضہ دینے کا اعلان کیا۔ یہ قرضہ سترہ سال کے لئے دیا گیا۔

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا)

بقیہ صفحہ 4

اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ کے دوسرے روز حاضرین سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے نئی نسل پر زور دیا کہ وہ دنیوی علوم کے حصول کے لئے بھی پوری محنت اور جدوجہد سے کام لیں۔ سال رواں میں اپنی جماعت کی عام مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ سپین میں جس عبادت گاہ کا سنگ بنیاد انہوں نے گزشتہ سال رکھا تھا، وہ اب مکمل ہو چکی ہے۔ اور عنقریب اس کا باقاعدہ افتتاح ہو جائے گا۔ آج کے اجلاس میں عالمی عدالت کے سابق صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے نوجوان نسل پر زور دیا کہ وہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، حق و صداقت کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بڑھائیں اور ملک و ملت کی ترقی واستحکام کیلئے انہیں خرچ کریں۔ جلسہ کل بھی جاری رہے گا''۔

ایک اور اقتباس: جنگ لاہور 29 دسمبر 1981ء

''قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا عرفان عطا کیا ہے''۔ مرزا ناصر احمد

ربوہ: 28 دسمبر (نمائندہ جنگ) قرآن کریم ہر پہلو سے ایک کامل اور مکمل کتاب ہے۔ اور جس تفصیل اور روشن دلائل کے ساتھ اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا عرفان عطا کیا ہے اور توحید حقیقی سے ہمیں آگاہ کیا ہے، اس کی نظیر کسی اور دوسری کتاب میں نہیں ملتی۔ ان خیالات کا اظہار مرزا ناصر احمد نے آج اپنی جماعت کے سالانہ جلسہ کے آخری روز حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کے سوا ہمارے پاس ہے ہی کچھ نہیں۔ یہی وہ کامل کتاب ہے جس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سے حقیقی طور پر آگاہ کیا ہے، اور ہمارے لئے قرب خداوندی کی راہیں کھولی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام کائنات اور اس کا ہر ذرہ ہر دم ذات باری کی ربوبیت کا محتاج ہے۔ اس کی رحمانیت کے نتیجہ میں اور اس کے احکام کی پابندی اور اس کے رسول کے نقش پا پر چلنے میں ہی انسان کی نجات اور فلاح مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر صفات میں ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ اس کی طرف سے کسی بھی نوع کا نقص یا کمی کو منسوب نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسی لئے اس کی پیدا کردہ اشیاء میں سے کوئی بھی باطل اور بے سود نہیں۔ بلکہ درحقیقت اس کی ہستی پر دلیل اور اس کے نور کا مظہر ہے۔ انہوں نے حاضرین پر زور دیا کہ پوری توجہ سے قرآن حکیم کا مطالعہ کریں۔

یہ تھیں جلسہ سالانہ 1981ء سے متعلق جنگ میں شائع شدہ دو رپورٹیں جن کو من وعن پیش کردیا گیا۔ اگر ان کا خلاصہ نکالا جائے تو کچھ یوں بنتا ہے۔

1۔ علمی میدان میں مغربی دنیا پر بھی فوقیت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

2۔ قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے جس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی۔ قرآن کریم کے سوا ہمارے پاس ہے ہی کچھ نہیں۔ یہی اللہ کا عرفان عطا کرتا ہے اور زندگی کے ہر مسئلہ کا حل پیش کرتا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم کا مطالعہ پوری توجہ سے کرنا چاہئے۔

3۔ اللہ کے احکام کی پابندی اور رسول کریمؐ کے نقش پا پہ چلنا ہی فلاح کا موجب ہوسکتا ہے۔ یعنی تین باتیں، علمی برتری کا حصول، عظمت قرآن کی بات، اور اتباع رسول کا ارشاد، اب ہے کوئی ان میں قابل اعتراض بات؟ مگر آپ ایسی باتیں نہیں کر سکتے۔ کیوں؟ کوئی دے گا اس کا جواب؟

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم ''امانت کفالت یکصد یتامیٰ'' صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے تا 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

بس

برطانیہ میں گھوڑوں سے چلنے والی بسیں 1829ء میں بنائی گئی تھیں۔ مشین کے استعمال نے گھوڑوں کا استعمال ختم کردیا۔ چنانچہ 1895ء میں پٹرول سے چلنے والی بس جرمنی کی ایک کمپنی بینز (Benz) نے چلائی۔ شروع کی یہ بسیں چھوٹی اور زیادہ شور کرتی تھیں جو مسافروں کی ہڈیاں ہلا دیتی تھیں۔ لیکن اس کے بعد اگلی صدی میں بے شمار اچھی بسیں منظر عام پر آئیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 29 دسمبر 2001ء

12-15 a.m	اردو کلاس
1-30 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
2-30 a.m	اردو خبریں
3-30 a.m	مجلس عرفان
4-20 a.m	لجنہ میگزین
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
5-50 a.m	انگلش خبریں
6-55 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-55 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-30 a.m	جرمن ملاقات
9-30 a.m	سفر ہم نے کیا
9-55 a.m	لقاء مع العرب
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
12-00 p.m	ایم ٹی اے ماریشس
12-55 p.m	اردو خبریں
2-00 p.m	لقاء مع العرب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	مجلس سوال و جواب
4-25 a.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	جرمن ملاقات
7-45 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-20 p.m	کوئز: خطبات امام
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

اتوار 30 دسمبر 2001ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب
1-15 a.m	عربی پروگرام
1-45 a.m	جرمن ملاقات
2-45 a.m	تبرکات
3-35 a.m	چلڈرنز کلاس
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔سیرۃ النبیؐ
6-05 a.m	بنگالی خبریں
6-55 a.m	درس القرآن
8-25 a.m	ہماری کائنات
8-50 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-55 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔سیرۃ النبیؐ
12-05 p.m	درس القرآن
1-35 p.m	چائنیز پروگرام
2-05 p.m	اردو کلاس
3-10 p.m	انڈونیشین پروگرام
4-05 p.m	چلڈرنز کلاس
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-40 p.m	بنگالی پروگرام
6-40 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
7-45 p.m	بنگالی خبریں
8-30 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-30 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	ہماری دنیا

سوموار 31 دسمبر 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-05 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
2-10 a.m	بنگالی خبریں
2-55 a.m	درس القرآن
4-30 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات
6-00 a.m	اقتصادی جائزہ 2001ء
7-00 a.m	ہماری دنیا
7-55 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
8-40 a.m	فرانسیسی پروگرام
9-40 a.m	چائنیز سیکھئے
10-05 a.m	لقاء مع العرب
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات
12-00 p.m	مشاعرہ
12-55 p.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
1-50 p.m	لقاء مع العرب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کلاس
4-30 p.m	چائنیز سیکھئے
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-30 p.m	بنگالی پروگرام
6-30 p.m	فرانسیسی پروگرام
7-30 p.m	درس ملفوظات
7-55 p.m	اقتصادی جائزہ 2001ء
9-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-30 p.m	چائنیز سیکھئے
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

عطیۂ خون
خدمت بھی ثواب بھی

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد بسمل صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں میرے بھانجے عزیزم کلیم احمد ابن مکرم چوہدری نذیر احمد ملہی صاحب (آف گھٹیالیاں) حال ساکن چک 184/7.R ضلع بہاولنگر مورخہ 14 دسمبر 2001ء بروز جمعۃ المبارک 29 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ عزیزم کلیم احمد عرصہ اڑھائی سال سے جگر کے کینسر کے عارضہ سے شدید بیمار چلے آ رہے تھے۔ بیماری کا یہ طویل دورانیہ نہایت درجہ صبر و حوصلے سے گزارا اور کبھی کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ وہ مکرم چوہدری نصیر احمد باجوہ صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کے داماد تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا فواز احمد عمر چار سال اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ان کی بیوہ اور بچے کے علاوہ جملہ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے درج ذیل مضامین میں ایم ایس سی کے لئے داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم ایس سی کمپیوٹر انجینئرنگ۔ (ii) ایم ایس سی کنٹرول سسٹمز انجینئرنگ (iii) ایم ایس سی پاور انجینئرنگ (iv) ایم ایس سی الیکٹرانکس انجینئرنگ (v) ایم ایس سی تھرمل سائنس (vi) ایم ایس سی مینوفیکچرنگ انجینئرنگ (vii) ایم ایس سی میکا ٹرانکس۔ (viii) ایم ایس سی میکینکل ڈیزائن انجینئرنگ (ix) ایم ایس سی انجینئرنگ مینجمنٹ (x) ایم ایس سی اینوائر آنمینٹل انجینئرنگ (xi) ایم ایس سی سٹرکچرل انجینئرنگ (xii) ایم ایس سی سوائل مکینکس و فاؤنڈیشن انجینئرنگ (xiii) ایم ایس سی ہائیڈرالکس اینڈ اریگیشن انجینئرنگ (xiv) ایم ایس سی کیمیکل انجینئرنگ (xv) ایم ایس سی مائننگ انجینئرنگ (xvi) ایم ایس سی مٹیلر جیکل انجینئرنگ (xvii) ماسٹر آف آرکیٹیکچر (xviii) ایم ایس سی سٹی و ریجنل پلاننگ (xix) ایم ایس سی فزکس (xx) ایم ایس سی اپلائیڈ کیمسٹری (xxi) ایم ایس سی ریاضی (xxii) ایم ایس سی سافٹ وئیر انجینئرنگ (xxiii) ایم ایس سی انفارمیشن ٹیکنالوجی داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12-1-02 ہے۔ مزید معلومات کے لئے 23-12-01 جنگ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے ایم فل (ایوننگ) فزکس، ریاضی، کیمسٹری میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جنوری 2002ء ہے مزید معلومات کے لئے جنگ 13-12-01

یونیورسٹی آف انجینئرنگ ٹیکسلا نے ایم ایس سی سول، الیکٹریکل اور مکینیکل انجینئرنگ میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جنوری 2002ء ہے مزید معلومات کے لئے ڈان 23 دسمبر 2001ء

انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹینٹس آف پاکستان نے ریگولر پوسٹ گریجویٹ پروگرام کے لئے ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ ٹیسٹ 13 جنوری 2002 کو ہوگا۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جنوری 2002 ہے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 23-12-01

یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے بی ایچ پی ایڈ اور ایم ایچ پی ایڈ ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن میں داخلے کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2001ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 20-12-01

نیشنل انسٹیٹیوٹ برائے بائیوٹیکنالوجی و جینیٹک انجینئرنگ (NiBGE) فیصل آباد نے ایم فل بائیو ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7-1-02 ہے مزید معلومات کے لئے جنگ 22-12-01 ([illegible])

نکاح

مکرم چوہدری نذیر احمد گھمن صاحب گولاپچی سندھ سے لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم تنویر احمد کا نکاح مکرمہ فوزیہ نگہت صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالغفار صاحب (مرحوم) آف کھاریاں حال مقیم کینیڈا کے ہمراہ طے پایا۔ نکاح مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے بعوض پانچ ہزار کینیڈین ڈالر پڑھا۔ مکرم تنویر احمد صاحب مکرم منشی احمد دین صاحب کے پوتے ہیں اور مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ میں تیسرے سال کے طالب علم ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

الرابع کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے ان آباؤ اجداد کی طرف سے جو دفتر اول کے مالی جہاد میں شریک تھے چندہ تحریک جدید ادا کر کے ان کی قربانیوں کو قیامت تک زندہ رکھنے کی سعی میں شامل ہوں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی پورا کرنے کے مصداق بنے۔ جو بانی تحریک جدید کے بلاوے پر والہانہ طور پر تحریک جدید میں شامل ہوئے۔ اس وقت تمام جماعتوں میں وعدہ جات تحریک جدید ترتیب دئے جا رہے ہیں۔ اپنے ان آباؤ اجداد کی طرف سے بھی شمولیت فرما کر ان کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک زندہ رکھنے کی سعی فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خبریں

ربوہ: 26 دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 اور زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 27 دسمبر- غروب آفتاب: 5-14

☆ جمعہ 28 دسمبر- طلوع فجر : 5-38

☆ جمعہ 28 دسمبر- طلوع آفتاب: 7-05

ملک بھر میں قائد اعظم کا یوم ولادت عقیدت واحترام سے منایا گیا

25 دسمبر کو ملک بھر میں قائد اعظم کا 125 واں یوم ولادت نہایت عقیدت واحترام سے منایا گیا- اس سلسلہ میں سب سے بڑی تقریب مزار قائد سے ملحق باغ جناح میں ہوئی جس سے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے خطاب کیا- حفاظتی اقدامات کے پیش نظر مزار قائد عوام الناس کے لئے بند رہا جس کی وجہ سے سیاسی وسماجی راہنما قائد کو خراج عقیدت پیش نہ کر سکے-

پاکستان کی مسلح افواج ہر قسم کے مقابلہ کے لئے بھرپور تیار ہیں- جنرل پرویز مشرف

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے قائداعظم کے یوم ولادت کی بڑی تقریب سے کراچی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری مسلح افواج ہر طرح کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں اور مقابلے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں-

بھارت نے سرحد کے ساتھ کثیر تعداد میں اسلحہ پہنچا دیا

بھارت سرحدوں پر فوج' ٹینک اور طیاروں کو بڑی تعداد میں تعینات کر رہا ہے جس کی وجہ سے کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے- AFP کے مطابق بھارتی وزارت دفاع نے سرحدوں پر فوجی نقل وحمل کی تصدیق کر دی ہے- بھارت نے سرحدوں پر موجود فوجیوں کی چھٹیاں بھی منسوخ کر دی ہیں- جبکہ راجستھان میں تمام ریلوے ملازمین کی چھٹیاں بھی منسوخ کر دی گئی ہیں- لائن آف کنٹرول پر دور مار میزائلوں کی تنصیب کے ساتھ ساتھ آزاد کشمیر کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے-

دہشت گردی کے مکمل خاتمہ تک امریکی افواج افغانستان سے نہیں جائیں گی- حامد کرزئی

افغان عبوری انتظامیہ کے سربراہ حامد کرزئی نے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک تمام دہشت گردوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا تب تک امریکی افواج افغانستان میں مقیم رہ سکتی ہیں- کرزئی نے کہا طالبان اور ان کے بیشتر ساتھی دہشت گردوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے تاہم ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جن کا پیچھا کیا جا رہا ہے- ادھر نئی حکومت کی حمایت میں کابل کی سڑکوں پر سینکڑوں افغانوں نے مارچ کیا- یہ لوگ اقوام متحدہ کے دفتر تک گئے اور امن وامان اور تعمیر نو کا مطالبہ کیا- اس موقع پر برطانوی امن فوج جس نے کابل کا کنٹرول سنبھال رکھا ہے جلوس کے ہمراہ رہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے-

حافظ محمد سعید کی لشکر طیبہ سے علیحدگی

جہادی تنظیم لشکر طیبہ کے امیر حافظ محمد سعید نے لشکر طیبہ کی امارت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور لشکر طیبہ کی سرگرمیاں کشمیر تک محدود رکھتے ہوئے پونچھ کے عالم مولوی عبدالواحد کشمیری کو لشکر طیبہ کا نیا سربراہ مقرر کیا ہے- مرکز دعوۃ والارشاد کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا ہے اور اب اس کا نام جماعۃ الدعوۃ پاکستان رکھا گیا ہے جماعۃ الدعوۃ کے امیر حافظ محمد سعید ہوں گے- جماعۃ الدعوۃ پاکستان میں تنظیمی' سیاسی اور مذہبی سرگرمیوں میں حصہ لے گی- حافظ محمد سعید نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں جہاد جاری رہے گا اور تنظیم میں تبدیلیاں کسی دباؤ کے تحت آ کر نہیں بلکہ بھارتی پراپیگنڈے کا جواب دینے کے لئے کی گئی ہیں-

بے نظیر بھٹو کی طرف سے مخلوط انتخاب کا اعادہ

سابق وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کرسمس کے موقع پر مسیحی برادری کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنے اس وعدے کا اعادہ کیا ہے کہ وہ برسر اقتدار آ کر ملک میں مخلوط طریق انتخاب کو رائج کریں گی تاکہ پاکستان کی مذہبی اقلیتوں کو قومی دھارے میں شامل کیا جا سکے-

ٹیلی فون لائن رینٹ میں اضافہ جبکہ دیگر نرخوں میں کمی

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی نے پی ٹی سی ایل کو ماہانہ لائن رینٹ میں 18 روپے اضافہ یعنی 300 روپے کرنے کی اجازت دے دی ہے جبکہ لوکل کال میں اضافے کی تجویز مسترد کر دی ہے- نئی کنکشن فیس میں کمی کر کے دو ہزار روپے فیس جبکہ اندرون و بیرون ملک کالوں کے چارجز میں کمی کی تجویز کو منظور کر لیا ہے-

عیسائی برادری نے کرسمس کا تہوار منایا

دنیا بھر میں 25 دسمبر کو کرسمس کا تہوار منایا- دوسری دنیا کی طرح پاکستان میں موجود عیسائی برادری نے اس دن کو خوشیوں کے ساتھ منایا- اس مناسبت سے گرجا گھروں کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا- کرسمس کے حوالے سے گرجا گھروں میں خصوصی سروسز کا اہتمام کیا گیا-

چین میں زیر تعمیر دنیا کا آٹھواں عجوبہ

چینی شہر بی چانگ میں دنیا کا سب سے بڑا ڈیم زیر تعمیر ہے- اسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ قرار دیا جا رہا ہے- اس منصوبہ پر 24 ارب ڈالر خرچ ہوں گے- اور یہ 2009ء میں مکمل ہوگا- یہ ڈیم آبپاشی اور سیلابی پانی کو کنٹرول کرنے کے علاوہ دو ہزار میگاواٹ بجلی بھی پیدا کرے گا- صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے اپنے دورہ چین میں اس منصوبہ کا معائنہ کیا-

شہری دفاع کو تیار رہنے کا حکم

محکمہ شہری دفاع پنجاب کو سٹینڈ بائی کا حکم مل گیا ہے جس کے فوراً بعد شہری دفاع کے حکام نے کسی ممکنہ ہنگامی حالات سے نمٹنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں- قومی رضاکاروں کی بھرتی بھی شروع کر دی ہے- جنہیں ابتدائی طبی امداد کی تربیت دی جائے گی-

بھارت سے آنے والی 100 اشیاء مہنگی ہو گئیں

پاک بھارت ٹرین کے رابطہ منقطع ہونے کے ساتھ ہی بھارت سے پاکستان میں آنے والی 100 کے قریب اشیاء خورونوش کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے- پاکستان کی بھارت سے 30% درآمدات ٹرین کے ذریعہ آتی تھیں- ان اشیاء میں الائچی' کتھا' پان' املی' چائے' اسبغول کا چھلکا' اجوائن' کافی' چھالیہ' شیمپو' دال مسور وغیرہ اشیاء شامل ہیں-

بھارت کشیدگی نہ بڑھائے

امریکہ' جرمنی اور چین نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ وہ جنوبی ایشیا میں امن کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کرے اور کسی ایسی کارروائی سے باز رہے جو کشیدگی میں اضافہ کا سبب بنے

الفضل کا سالانہ نمبر 2001ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 28 دسمبر 2001ء بروز جمعۃ المبارک مرکزی جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے موضوع پر روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے- 100 صفحات پر مشتمل اس ضخیم نمبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطابات' جلسہ جرمنی کی روداد خوبصورت رنگین تصاویر اور تاریخی معلومات پر مبنی مضامین شامل کئے گئے ہیں- اس سالانہ نمبر کے لئے حضور انور نے اپنی ایک دلآویز تصویر خاص طور پر دستخطوں کے ساتھ ارسال فرمائی جو شامل اشاعت ہے اس قیمتی نمبر کی قیمت صرف -/50 روپے مقرر کی گئی ہے- قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں-

پروفیسر سعید اللہ خان ایم-اے ہومیوڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر' دمہ' کینسر' بلڈ پریشر' تپ دق' السر' ایگزیمہ' نرینہ اولاد' لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کے لئے رابطہ فرمائیں
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3- فون 213207

خوشخبری
ربوہ میں کینولہ کوکنگ آئل ایجنسی کا قیام
بین الاقوامی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر اور دل کی تمام بیماریوں سے بچنے کے لئے اس سے اچھا کوئی تیل نہیں
نرول سوپ بھی دستیاب ہے
رابطہ: سمیع اللہ باجوہ نزد رؤف بکڈپو عمر مارکیٹ ربوہ

خالص شہد
چھوٹی مکھی -/240 روپے کلو
بڑی مکھی -/120 روپے کلو
یاد رہے کہ خالص شہد جم بھی جاتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

سرکن اور اپھارہ
کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے علاج' ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61